باب کے دو فوائد میں سے ایک میں سند کا ذکر ہے۔ اور دوسرے فائدے میں ان امور کا ذکر ہے جن کا اہتمام و التزام مصنف نے اس کتاب میں فرمایا ہے۔ تقریباً ۳۶ صفحات پر کتاب کے اسماء الرجال اور اشارات کی فہرست ہے جو مستقل ایک اہم عنوان ہے۔ امانی الاحبار فنِ حدیث میں اسلاف کے طرز پر نہایت عمدہ اور غیر فانی شاہکار ہے۔ جو اکابر علماء دیوبند کے حدیثی افادات اور عظیم تاریخی خدمات کے تسلسل کی ایک کڑی ہے۔

ادارہ تالیفات اشرفیہ کے مالک الحاج محمد اسحاق صاحب باہمت اور باذوق نوجوان ہیں۔ امانی الاحبار کو پاکستان میں پہلی مرتبہ طبع کرایا ہے۔ یقین ہے کہ علمی و تحقیقی ادارے اور علم حدیث سے اشتغال رکھنے والے احباب اس کی پذیرائی اور قدر کریں گے۔

عنوان الشرف الوافی فی الفقہ والنحو والتاریخ والعروض والقوافی	تالیف، علامہ شرف الدین ابن المقریٔ اسماعیل الیمانی صفحات ۱۲۲ ناشر۔ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ ۳۴۷/۲ جی۔ ای کراچی ۵

پیشِ نظر کتاب علامہ شرف الدین ابن المقری اسماعیل بن ابی بکر الحسینی الیمانی کی گراں قدر شاہکار اور لطیف تصنیف ہے۔ علامہ موصوف ایک نابغہ روزگار شخصیت اور جیّد عالم تھے۔ ان کی بہت سی تصانیف ہیں جو اپنے انوکھے اور دلچسپ طرز کی وجہ سے دیگر مصنفات سے فائق اور ممتاز ہیں۔

علامہ موصوف ذکاوت و استخراج دقائق میں عجیب ملکہ کے مالک تھے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں ذہن رسا، طبیعت میں جودت اور فطرت میں فطانت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی جس کی وجہ سے ان کی تصنیفات کو بھی ایک ممتاز مقام ملا۔ "عنوان الشرف الوافی" ان کے دلچسپ اور حیرت انگیز کارناموں میں ایک بلکہ دلچسپ مضامین اور حیرت افزا تالیفی منہج کی وجہ سے بہت ممتاز و مقبول ہے۔ کتاب میں بیک وقت ایک ہی عبارت میں پانچ علوم بیان کئے گئے ہیں۔

اصل کتاب فقہ الشافعی میں ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس میں علم نحو۔ علم التاریخ۔ علم العروض اور علم القوافی کو بھی نہایت ہی حسین ترتیب کے ساتھ مختصر مگر جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے کتاب سے ان علوم خمسہ کے استخراج اور باقاعدہ استفادہ اور مطالعہ کے طریقہ یہ ہے کہ اگر کتاب کی عام اور رواں عبارت پڑھی جائے تو یہ فقہ الشافعی میں ہوگی اور اگر سطور کے اوائل کو پڑھا جائے تو یہ علم عروض کی تصنیف ہے۔ اور اگر سطور کے درمیانی حصہ کو پڑھا جائے تو وسط اول میں تاریخ اور وسط ثانی میں علم النحو کو پائیں گے اور اگر سطور کے اواخر پر نظر ڈالی جائے تو یہ علم القوافی کی کتاب معلوم ہوتی ہے۔

کتاب کے آخر میں مصنف کا قصیدہ البائیۃ ذو مثلثۃ منسلک کیا گیا ہے جس کا انداز بھی اصل کتاب کی طرح عجیب و غریب حیرت زا و دلچسپ، نرالا اور منفرد ہے۔ اس میں مصنف نے یہ التزام کیا ہے کہ مصرعہ کے آخر میں ایسا کلمہ لایا ہے جس کا استعمال تین طریقوں سے کیا جا سکتا ہے فتحہ ضمہ کسرہ (زیر زبر پیش) تینوں اعراب پڑھے جا سکیں اور وہ درست بھی ہوں اور ساتھ ساتھ اس کے معانی اور مواضع استعمال بھی بیان کئے ہیں بہر حال لطف تب آئے جب اہل علم کتاب کا مطالعہ کریں۔ یقین ہے کہ اہل علم اس کی قدر کریں گے۔